



## سوال

(173) سکول اور کالج وغیرہ کو صدقہ فطر دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اپریل کے پرچہ اہل حدیث میں پلچھا گیا کہ موجودہ زمانہ کے اسکول اور کالج میں صدقہ فطر کے مال سے امداد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب دیا گیا ہے کہ طلباء غریب مسکین ہوں تو جائز ہے۔ سمجھ میں نہیں آیا اس لئے کہ مصارف بیت المال س اسکول اور کالج خارج ہیں۔ دیگر یہ کہ جن مدارس عربیہ میں خالص قرآن و حدیث ہی کی تعلیم ہوتی ہو ایسے مدارس عربیہ میں مد بیت المال سے جواز امداد کے لئے مدارس عربیہ کو کھینچنا ان کرنی سمیل اللہ میں داخل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر سرکاری اسکول اور کالج میں ماسوائے قرآن و حدیث کے تعلیم ہوتی ہے۔ وہاں اس مد سے امداد کرنے کا جواز بالکل فہم ناقص سے بالاتر ہے۔ (قطب الدین راجشاہی)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اسکول کی امداد اور چیز ہے۔ اور غریب طالب علم کی امداد اور ہے۔ ہمارے فتویٰ کا تعلق غریب طالب علموں کی ضروریات سے ہے۔ ان کو مدد دینا اس آیت کے ذیل میں آسکتا ہے۔ **إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلشُّقْرَاءِ ۖ** **سورة التوبة**۔ باقی رہا ان کا تعلیم حاصل کر کے دنیاوی مشاغل میں لگ جانا اس کی ذمہ داری ہم پر نہیں عربی کے بعض طالب علم بعد فراغت شرک و بدعت پھیلانے میں لگ جاتے ہیں۔ اس کی ذمہ داری زکوٰۃ ہند پر نہیں ہے۔ اس کا فرض شروع میں صرف اتنا ہے کہ پہلے وہ دیکھ لیں کہ اس آیت کے مصداق ہیں کہ نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 291

محدث فتویٰ